

رسول اللہ ﷺ کے معمولاتِ شب

محمد خسیب *

محمد افضل **

تحقیق و جستجو کے بند کواڑوں پر راتوں کی خاموشیاں ہی دستک دیتی ہیں اور نیکی و شربت کے اندھیروں سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بڑے مقاصد کا حصول کبھی ممکن ہے جب راتوں میں سنجیدہ اور اعلیٰ درجہ کی سعی کی جائے۔ کھن راہیں اور دور دراز منازل تک پہنچنے میں راتوں کی محنت کا خاص حصہ شامل ہوتا ہے۔ فتنہ و فساد پھیلانے والوں کے ہاں رات کی اہمیت اور خیر اور بھلائی کی اشاعت کرنے والوں کے نزدیک رات کی افادیت مسلمہ ہے۔ نبوت و رسالت کے بارِ عظیم کو اٹھانے اور اس ذمہ داری کو احسن انداز میں نبھانے کے لیے جس ٹھوس جد و جہد کی ضرورت تھی اس کے لیے لازم تھا کہ شب و روز صرف کیے جائیں۔ اس لیے رسول اکرم ﷺ نے اس کارِ عظیم کی تکمیل کے لیے لیل و نہار میں مسلسل محنت سے کام لیا۔ ”رسول اللہ ﷺ کے معمولاتِ شب“ نہایت اہم موضوع ہے کیوں کہ زندگی کا نصف حصہ شب پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جب ملاقات کا شرف بخشا چاہا تو رات کی ساعتوں کا ہی انتخاب فرمایا۔ ہجرت مدینہ کے لیے بھی رسول اکرم ﷺ نے رات کے وقت کو ہی منتخب فرمایا۔ آپ ﷺ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے پیکرِ عجز و نیاز بنتے اور ساری دنیا سے الگ ہو کر گوشہ تنہائی اختیار کر لیتے تھے۔ آپ کی راتیں یوں بسر ہوتیں کہ آپ کا پہلو شب کی خلوت میں بستر سے الگ رہتا۔ اسوہ حسنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منشا لیزدی یہ ہے کہ ایک مسلمان رات کی کچھ ساعتیں اس کے حضور عبادت و ریاضت اور ذکر و فکر میں گزارے اور اس کی رضا کا سامان مہیا کرے۔ مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اپنی رات کے معمولات کو رسول اللہ ﷺ کے معمولاتِ شب سے ہم آہنگ کرے۔

۱۔ طاعنوقی طاقتوں سے شب میں مستحکم دفاعی حصار

آپ ﷺ راتوں کو اندرونی اور بیرونی محاذ پر ازلی دشمن شیطان اور شیطانی طاقتوں سے بچاؤ، قومی اثاثوں کے تحفظ اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے خصوصی دفاعی حصار قائم فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رات کو گھر داخل ہوتے ہوئے اور پھر کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے ”أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ“ (۱) کہ یہاں رات بھر قیام کا ٹھکانا بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔ آپ ﷺ نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے کی تلقین فرمائی کہ ایسے شخص کے لیے اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر کر دیا جاتا ہے جو صبح تک شیطان کو پاس پھینکنے نہیں دیتا۔ (۲) شیطان سے بچاؤ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اذکار سکھائے جنہیں سوتے وقت پڑھنے سے شیطان سے نجات مل جاتی ہے۔ لیکن ان اذکار سے لاپرواہی برتنے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی بستر پر آئے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے روز قیامت پچھتاوا ہوگا۔ (۳)

آپ ﷺ بستر پر لیٹتے تو پڑھتے ”اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا“ اور بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا

* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاولنگر کیمپس، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان۔

** پیکر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ڈگری کالج، شالیمار ٹاؤن، لاہور، پاکستان۔

بَعْدَ مَا أَمَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ“ (۴) بستر پر لیٹتے وقت آپ ﷺ سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر اپنے چہرے، سر اور جسم پر پھیر لیتے اور پھونک بھی مار لیتے۔ (۵) حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ قَبِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (۶)

اے اللہ مجھے اپنے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی سوتے وقت بستر جھاڑ

کر دہنی کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَأَعْفُزْ لَهَا، وَإِنْ

أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ“ (۷)

”تو پاک ہے اے اللہ! اے پروردگار میں اپنا پہلو تیرے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ

اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان روکنا تو اسے بخش دینا اور اگر چھوڑ دینا تو اس کی ایسے حفاظت کرنا جیسے تو

اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

آپ ﷺ بستر شب پر دہنی کروٹ پے لیٹ کر یہ دعا بھی پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ

وَالنَّوَى، وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ

شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، افْضِ عَنَّا الدِّينَ، وَأَعِنَّا مِنَ الْفَقْرِ“ (۸)

”اے اللہ! اے آسمانوں و زمین، عرشِ عظیم، ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے،

تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے پروردگار! میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو تیرے

اختیار میں ہے۔ تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ

نہیں۔ تو باطن ہے تیرے ورے کچھ نہیں۔ ہمارا قرض اتار دے اور ہماری محتاجی دور کر کے غنی فرما دے۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مَنْ قَرَأَ بِهَا لَيْتَنِي مِنْ آخِرِ سُورَةِ

الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَا“ (۹) کہ جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات میں پڑھ لیں، وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے

کافی ہو جائیں گی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے رات بچھونے ڈس لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر شام سے یہ دعا پڑھی ہوتی تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچاتا:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ (۱۰)

”میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ تمام مخلوقات کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سورۃ تنزیل سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ (۱۱)

آپ ﷺ رات کے وقت محو استراحت ہوتے وقت گناہوں سے معافی، شیطان سے تحفظ اور بہترین افراد کی

رفاقت کے لیے درج ذیل دعا فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَأَحْسِبْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رَهَائِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ

الْأَعْلَى“ (۱۲)

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا۔ اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو مجھ سے دور کر دے، میرے ذمہ حقوق سے مجھے عہدہ برآ کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس کا ہم نشین بنا دے۔
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور نیند میں وحشت اور گھبراہٹ کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھا کرو تو شیطان کی شرارتیں اور وسوسے ضرور نہ پہنچا سکیں گے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونَ“ (۱۳)

”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں اس کے غضب، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسے ڈالنے اور اس بات پر کہ وہ میرے پاس آئیں۔“
حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرو۔ اس دعا کے پڑھنے کے بعد اگر تمہیں موت آگئی تو فطرت پر آئے گی۔ اس لیے تم اس دعا کو اپنا آخری کلام بنا لو:

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَرَهْبَةٌ وَرَعْبَةٌ إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ (۱۴)
”اے اللہ میں نے خود کو تیرا مطیع کر دیا۔ اپنا کام تجھے سونپ دیا۔ ثواب کی خواہش اور عذاب کے ڈر سے تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیرے علاوہ کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔“

۲۔ سرحدوں کے تحفظ اور میدان جہاد میں معمولاتِ شب

مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے رسول اللہ ﷺ خود راتوں کو جاگتے اور ہمہ وقت حالت جنگ میں ہونے کی وجہ سے سپہ سالاری کے فرائض انجام دیتے اور مخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راتوں کو جاگ کر پہرہ دیتے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات مدینہ طیبہ میں خوفناک اجنبی آوازیں سنائی دیں، لوگ گھبرا گئے۔ آپ ﷺ گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر تن تہا مدینہ کے اطراف چکر لگا کر واپس آئے تو گھروں سے باہر نکلے حیران و پریشان لوگوں نے دیکھا کہ تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، میں دیکھ آیا ہوں، البتہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے۔ (۱۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد ایک رات رسول اللہ ﷺ کہنے لگے کہ کاش میرے ساتھیوں میں کوئی رات بھر پہرہ دیتا۔ اسی اثنا میں ہتھیاروں کی آواز سنائی دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آپ کی چوکیداری کے لیے حاضر ہوا ہوں تو پھر آپ ﷺ سو گئے۔ (۱۶)
حضرت ابو قتادہ نے بدر کی رات رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیا تو آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ابو قتادہ کی ایسے ہی حفاظت فرما جیسے اس نے آج کی رات تیرے نبی کی حفاظت کی ہے:

”اللَّهُمَّ احْفَظْ أَبَا قَتَادَةَ كَمَا حَفِظْتَ نَبِيَّكَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ“ (۱۷)

غزوہ احد کے سفر میں احد اور مدینہ کے درمیان شب گزارنے کے دوران لشکر کی حفاظت کے لیے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس پہرہ دار گشت کے لیے مقرر ہوئے۔ ان میں سے ذکوان بن عبد اللہ بن قیس

خاص نبی کریم ﷺ کی پہرہ داری پر معذور تھے۔ (۱۸)

حدیبیہ سے واپسی پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رات کے لیے پہرہ دار مقرر ہوئے۔ (۱۹) خیبر سے واپسی پر دورانِ سفر شبِ گزاری کے لیے پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا ”اَلَمْ لَنَا اللَّيْلُ“ کہ آج کی رات پہرہ دینا اور ہماری حفاظت کرنا۔ (۲۰)

آپ ﷺ پہرہ دار کو چوکس رہنے کی خصوصی تلقین بھی فرماتے۔ غزوہ حنین کے موقع پر لشکرِ شبِ استراحت میں محو ہونے لگا تو آپ ﷺ اس سے مخاطب ہوئے کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ یہ سن کر انس بن مرثد غنوی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ میں پہرہ دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر سوار ہو جا، وہ سوار ہو کر آپ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ اس پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ اور خیال رہے کہ ہم تمہاری طرف سے دھوکہ نہ کھائیں۔ (۲۱)

سالارِ اعظم ﷺ میدانِ جہاد کی مشکل راتوں میں خدائے بزرگ و برتر کے سامنے سر بسجود ہو جاتے۔ معمولاتِ شبِ بدر کا نقشہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

”وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي، وَيَبْكِي،

حَتَّى أَصْبَحَ“ (۲۲)

”میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے علاوہ ہم میں سے ہر کوئی سو رہا تھا مگر آپ ایک درخت کے نیچے

نماز میں مصروف رہے اور گریہ زاری کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔“

آپ ﷺ نے دشمن کی خبر گیری اور ان کی چالوں کو ناکام بنانے کے لیے امثلی جنس سسٹم کو مضبوط کیا۔ خاص کر رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن کی جاسوسی کی جاتی۔ غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تیز ہوا اور ٹھہرتی رات میں دشمن کی جاسوسی کے لیے بھیجا اور واپس آنے تک اپنی طرف سے کوئی کام نہ کرنے کی ہدایت بھی کی۔ حضرت حذیفہؓ دشمن فوج میں گھس گئے اور خبر لائے کہ سردی نے ان کے جانور ہلاک کر دیے ہیں۔ تیز ہواؤں سے ان کے چولہے بجھ چکے اور خیمے اکھڑ چکے ہیں۔ وہ کوچ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی شال کا ایک حصہ حضرت حذیفہؓ پر ڈال دیا جس میں وہ صبح تک سوتے رہے۔ (۲۳)

۳۔ رات کی تاریکی میں دینی و دعوتی سرگرمیاں

عام معمولاتِ شب میں آپ ﷺ رات گئے تک گپ شپ لگانے اور دنیاوی امور میں مصروف رہنے کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا“ (۲۴)

”رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔“

لیکن راتوں کے طویل ہونے کی بنا پر یا خاص احوال میں عشاء کے بعد بھی با مقصد مشغولیت اختیار کی جاسکتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک رات عشاء کے بعد صحابہ کرامؓ کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ (۲۵) اسی طرح ایک رات عشاء کے وقت مسجد میں کسی سے دیر تک باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیوں کو اُٹھانے لگی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ (۲۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے لیکن کچھ دیر بعد آپ ہمارے پاس نہیں تھے۔ تلاشِ بسیار کے بعد بھی آپ کا سراغ نہ مل سکا۔ صبحِ حراء کی جانب سے آپ نمودار ہوئے۔ ہمارے استفسار پر آپ نے فرمایا:

”أَتَانِي دَاعِي الْجَنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَفَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ“ (۲۷)

”جنوں کا ایک داعی میرے پاس آیا تو میں ان کے ساتھ ان کو قرآن پڑھانے چلا گیا تھا۔“

اسی طرح آپ ﷺ نے رات کے اندھیرے میں اوس اور خزرج کے قبائل سے ملاقات کی اور بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے واقعات پیش آئے۔ (۲۸) اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا تھا اس کے لیے نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی یہ تھی کہ آپ رات کی تاریکی میں قبائل کے پاس تشریف لے جاتے تاکہ مکہ کا کوئی مشرک رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ اسی حکمت عملی کے مطابق ایک رات آپ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ کو ہمراہ لے کر باہر نکلے۔ منیٰ میں کچھ لوگوں کو گفتگو کرتے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے سامنے اسلام کی حقیقت بیان فرمائی۔ اللہ عزوجل کی دعوت دی اور قرآن کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے آپ کی دعوت قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے۔ (۲۹)

قبیلہ خزرج کے اسلام قبول کرنے والے ان چھ افراد نے وعدہ کیا کہ وہ مدینہ جا کر رسالت کی تبلیغ کریں گے۔ اگلے سال بارہ نبوی کو بارہ لوگ آئے اور آپ ﷺ سے رات کے اندھیرے میں ملاقات کی اور مشرف باسلام ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو سفیر اسلام بنا کر ساتھ بھیج دیا۔ ان کی کوششوں سے تیرہ نبوی کو پچھتر افراد کی ملاقات آپ سے ممکن ہوئی۔ حضرت کعبؓ اس بیعت عقبہ ثانیہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم لوگ حسب دستور اس رات اپنی قوم کے ہمراہ اپنے ڈیروں پر سوئے لیکن جب ایک تنہائی رات گزر گئی تو اپنے ڈیروں سے نکل نکل کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طے شدہ مقام عقبہ میں جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کا نظار کرنے لگے۔ آخر وہ لمحہ آہی گیا جب آپ تشریف لائے۔ سب نے اسلام قبول کیا اور چند باتوں کے عہد و پیمان کے ساتھ آپ کی بیعت کی۔ (۳۰)

۴۔ اسوہ حسنہ اور سائنس کے انکشافات

نیند ایک ایسا راز ہے جس کے کئی اسرار تشنہ تکمیل میں لیکن خستہ حال انسان پُر سکون نیند کے بعد تازہ دم ہو جاتا ہے۔ احادیث میں آپ ﷺ کے سونے کے تمام معمولات کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ سونے سے پہلے وضو فرماتے، سرمہ لگاتے، چراغ بجھاتے، چڑے کا بستر استعمال فرماتے، بستر جھاڑ کر اذکار فرماتے ہوئے نحو استراحت ہو جاتے، دائیں کروٹ لیٹتے، رات کے دوسرے پہر اٹھتے، نماز تہجد ادا فرماتے اور نماز فجر کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ کے ان معمولات عالیہ پر آج کی جدید سائنس حیران کن انکشافات کر چکی ہے۔ مثلاً آپ ﷺ سونے سے قبل اپنے ہاتھوں سے چکنائی دور کرتے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

”مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمْرٌ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ، فَأَصَابَتْهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ“ (۳۱)

”جس شخص کے ہاتھ پر چکنائی لگی ہو اور وہ ہاتھوں کو دھوئے بغیر سو جائے اور پھر سونے کے دوران اسے

کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔“

پھر آپ ﷺ وضو فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفُدَ، تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَرْفُدُ“ (۳۲)

”رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کے لیے وضو کی طرح وضو فرماتے، پھر سوتے۔“

حالت جنابت میں سونے سے متعلق سوال پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کا معمول بتاتی ہیں: ”رَبَّمَا اغْتَسَلُ فَنَامَ، وَرَبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ“ کہ کبھی غسل کر کے سو جاتے تھے اور کبھی وضو فرما کر سو جاتے (۳۳) اور ”يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمْسُ“

مَاءً حَتَّى يَشْفَوْمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلُ“ (۳۴) کبھی بغیر وضو کے بھی سو جایا کرتے تھے اور بیدار ہونے پر پر ہی غسل فرماتے لیکن آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق حالتِ طہارت میں سونے والے کے ساتھ ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ جب وہ شخص کروٹ بدلتا ہے تو فرشتہ دعا کرتا ہے کہ:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا“ (۳۵)

اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ حالتِ طہارت میں سویا تھا۔

سونے سے پہلے وضو کر لینا کا فائدہ یہ ہے کہ وضو اعضا کو تعدیل میں لاتا ہے۔ بے خوابی اور ڈپریشن کا علاج بھی ہے۔ ہاتھ دھونے سے ہاتھوں سے چپکے جراثیم خاتمہ ہو جاتا ہے جس سے خاص کر پیٹ اور آنکھوں کی بیماریوں سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ مسواک اور کُلی کرنے سے ان جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے جو رات بھر پرورش پا کر ناک، کان، دانت، موڑھے، گلے، پیٹ اور دل کی بیماریوں کا موجب بنتے ہیں۔ نتھنوں کی صفائی سے جراثیم اور مٹی کے ذرات جسم میں داخل نہیں ہو پاتے۔ چہرہ دھونے سے جلد تازہ دم اور اعصابی نظام کو راحت ملتی ہے۔ کسٹیوں تک بازو دھونے اور مسح کرنے سے دل، جگر اور دماغ تک پہنچنے والی شریانوں میں خون کا بہاؤ بہتر ہو جاتا ہے اور اعصابی نظام مضبوط ہوتا ہے۔ پاؤں دھونا فنگس انفیکشن اور الرجی سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

آپ ﷺ رات سوتے وقت اٹھ سہ سو مرتبہ استعمال کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ کا معمول نقل کرتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالْإِغْدِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ كُلَّ لَيْلَةٍ“ (۳۶)

”آپ ﷺ ہر رات سونے سے پہلے اٹھ سہ سو مرتبہ کی تین سلائیاں آنکھوں میں پھیرا کرتے تھے۔“

اٹھ سہ سو پتھر ہے جو اصنہان سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس پتھر کے ربڑوں میں چمک ہوتی ہے۔ یہ آنکھوں کے اعصاب کو مضبوط، میل کچیل ختم اور خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔ (۳۷)

آپ ﷺ سونے لگتے تو چراغ بجھادیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

”فَإِذَا غَنِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ“ (۳۸) ”جب تم سونے لگو تو چراغ بجھادیا کرو۔“

جدید سائنس بھی ثابت کر چکی ہے کہ سوتے وقت لائٹ کم سے کم ہوتا کہ خلیوں کے جوڑ توڑ اور اعصابی توانائی کی بحالی بہتر طریقے سے ہو سکے اور پرسکون نیند لی جاسکے۔

آپ ﷺ نرم بستر کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کا بستر کیسا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ چڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اسی طرح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا بستر ٹاٹ کا تھا جس کو ہم دہرا کر کے بچھا دیتے تھے جس پر آپ سو جاتے تھے۔ (۳۹)

ایک انصاری عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضور ﷺ کا بستر دیکھا تو وہ اپنے گھر واپس گئی اور اُن سے بھرا گدا بھیجا۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا:

”رُدِّيهِ، وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرِي اللَّهُ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ“ (۴۰)

”اسے واپس کر دو۔ اے عائشہ! اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا، اللہ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا

دیتا۔“

آپ ﷺ کی چارپائی بھی کھجور کی رسی سے بنی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کھجور کی رسی سے بنی چارپائی پر بغیر بستر آرام کرتے ہوئے دیکھا تو قیصر و کسریٰ کی عشرت کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”أَمَا تَرْضَى يَا عُمَرُ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكِنَّا الْآخِرَةُ؟“ (۴۱)

”اے عمر! کیا تم راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔“

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ سونے سے پہلے بستر تین مرتبہ جھاڑ لیا جائے۔ فرمایا:

”إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْدِرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ“ (۴۲)

”تم میں سے جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو اپنے ازار کے کنارے سے اپنا بستر جھاڑ لے کیوں کہ وہ نہیں جانتا

کہ اس کے بے خبری میں اس کے بستر پر کیا آچکا ہے۔“

بظاہر تو ایسا نظر آتا ہے کہ اس حکم کا مقصد بستر کو کیڑے مکوڑوں یا کسی اور نقصان دہ چیز سے صاف کرنا ہے لیکن سائنس کے مطابق انسانی جسم میں میٹابولزم کا عمل چوبیس گھنٹے جاری رہتا ہے جس کے باعث ہر پل سیکنڈوں نئے سیل بنتے اور پرانے ٹوٹتے ہیں۔ سونے کے دوران جسم سے ٹوٹنے والے سیل بستر ہی پر گر جاتے ہیں جو انتہائی چھوٹے ہونے کے سبب نظر نہیں آتے۔ اگر بستر کو بغیر جھاڑے اس پر سونے کیلئے لیٹ جائیں تو یہ مردہ سیل جسم میں داخل ہو کر کئی مہلک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ جس کے لیے دوبارہ سونے سے پہلے بستر اچھے طریقے سے جھاڑنا ضروری ہے۔ (۴۳)

آپ ﷺ اپنی دائیں کروٹ سوتے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ“ (۴۴)

”رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر سوتے تھے۔“

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنُفِذَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ حَدِّهِ“ (۴۵)

”رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔“

سائنس کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے سے دل پر دباؤ بہت کم ہوتا ہے، جس کے باعث دل بہتر طریقے سے کام کرتا ہے اور سونے کے دوران پورے جسم کو خون کی سپلائی بہترین انداز میں ہوتی ہے جبکہ دل کے دورے کے خطرات بھی کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دائیں کروٹ پر سونے سے معدہ بھی اوپر کی جانب ہوتا ہے اور اسے رات میں کھائی جانے والی غذا کو ہضم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ رات سونے کے دوران معدے میں موجود غذا اچھی طرح ہضم ہوتی ہے جس کے باعث انسان بیدار ہونے پر خود کو تروتازہ محسوس کرتا ہے اور تیزابیت بھی نہیں ہوتی۔ (۴۶)

آپ ﷺ کے نیند سے بیدار ہونے کے معمول پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی تھی۔ آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو استنجا کرتے، پھر مسواک کرتے۔ (۴۷)

۵۔ رسول اللہ ﷺ کے خواب مبارک

ہر آدمی خواب دیکھتا ہے لیکن کچھ خواب یاد رہ جاتے ہیں اور کچھ بیداری کے بعد بھول جاتے ہیں۔ کچھ خواب دیکھ کر انسان فرحت محسوس کرتا ہے اور کچھ خواب اسے خوف و ہراس میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد اپنے اصحاب سے پوچھتے کہ کسی نے رات کوئی خواب دیکھا؟ آپ ان کے خواب سن کر ان کی تعبیر فرمادیا کرتے

اور اگر خود کوئی خواب دیکھا ہوتا تو اسے بیان کر کے اس کی تعبیر بھی بیان کر دیتے تھے۔ (۴۸) اس طرح آپ نے اسے باقاعدہ فن کی شکل دی اور اپنے اصحاب کو اس کی فنی تربیت فراہم کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو خواب دکھلائے، ان میں سے چند کا قرآن میں بھی ذکر کیا۔ مثلاً غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ کی ہمت بڑھانے کے لیے آپ کو خواب دکھلایا گیا۔ قرآن میں ذکر ہے:

”إِذْ يُرِيكُهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ“ (۴۹)

”وہ وقت یاد کرو، جب اللہ نے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی، اگر کہیں ان کی تعداد زیادہ دکھاتا تو تم ہمت ہار بیٹھتے اور لڑائی کے معاملہ میں جھگڑا شروع کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے تمہیں بچایا، یقیناً اللہ سینوں کا حال تک جانتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خواب دیکھا کہ وہ بلا خوف و خطر مسجد احرام میں ہیں۔ اسی خواب کے بعد آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عمرہ کی آوازیں کے لیے نکلے لیکن صلح حدیبیہ ہو گئی اور واپس آگئے۔ یہ فتح مکہ کی بشارت تھی جس کا قرآن میں ذکر ہے:

”لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ زُيُوتَهُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ“ (۵۰)

”اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب بالکل سچا کر دیا کہ تم انشاء اللہ مسجد احرام میں اس حال میں ضرور داخل ہو گے کہ سر منڈائے اور بال کٹائے ہوئے ہوں گے اور تمہیں کسی کا خوف نہ ہوگا۔“

رسول اللہ ﷺ نے مومنین کو آنے والے اچھے خواب کے متعلق فرمایا:

”الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ“ (۵۱)

”بیک بخت شخص کا اچھا خواب پیغمبری کے چھالیس حصوں میں سے ایک ہوتا ہے۔“

اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت و رسالت تو باقی نہیں رہے گی لیکن اچھے خوابوں کے ذریعے خوشخبریاں ملا کریں گی۔ فرمایا:

”لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمَبَشِّرَاتُ، قَالُوا وَمَا الْمَبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ“ (۵۲)

آپ ﷺ نے رہنمائی فرمائی کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

”إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهْوَابٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزِنَ بِهَا ابْنُ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي

يَقْظَتِهِ، فَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ“ (۵۳)

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض ڈراؤنے ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے وہی خواب میں اسے نظر آجاتا ہے اور بعض وہ ہوتے ہیں جو نبوت کا چھالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

اچھے اور برے خواب کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، جس کروٹ لیٹا ہے وہ کروٹ بدل لے، بائیں طرف تھوکے، کسی سے بیان نہ کرے تو اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (۵۴)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا کہ ”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي“ (۵۵) جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے بیشک مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن جھوٹا خواب بیان کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو روزِ قیامت اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ دو عدد جو کو گرہ لگائے۔ وہ ہر گز نہ لگائے گا (۵۶) اور سزا کا آثار ہے گا اور یہ بھی فرمایا کہ بہتانوں میں سے سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ جو خواب آنکھوں نے نہ دیکھا ہو، کہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ (۵۷)

۶۔ اُمّات المؤمنین کے ساتھ معمولاتِ شب میں عدل

آپ نے اپنی بیویوں کے درمیان راتوں کی باری تقسیم کی تھی کہ ایک رات ایک کے ہاں ٹھہرتے اور دوسری رات دوسری کے ہاں قیام فرماتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک سے زائد نکاح کو عدل سے مشروط کیا ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

”فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِن حِفْظُهُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً“ (۵۸)

”جو عورتیں تمہیں پسند آئیں، ان میں سے دو، دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرو، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے ہاں رات گزارنے میں عدل کو ہر صورت پیش نظر رکھتے۔ حضرت عائشہؓ کہتی

ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ فَيُعْدِلُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي، فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمَنِي، فِيمَا تَمْلِكُ، وَلَا أَمْلِكُ“ (۵۹)

”اللہ کے رسول ﷺ باری میں عدل فرمایا کرتے تھے اور یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری باری اُن امور میں ہے جن پر مجھے اختیار ہے لیکن جن امور پر تمہیں اختیار ہے، مجھے نہیں، ان پر مواخذہ نہ کرنا۔“

آپ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک اصول بھی دیا کہ اگر کوئی شخص ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کرے تو باکرہ عورت کے ساتھ سات راتیں اور بیوہ یا مطلقہ کے ساتھ تین راتیں گزارے اور پھر عام روٹین سے باری مقرر کر لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ“ (۶۰)

یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے آخری ایام میں شدتِ بیماری میں بھی رات بسر کرنے میں عدل کرتے رہے۔ گو آپ کی دلی خواہش تھی کہ اپنی بیماری کے ایام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاریں۔ چنانچہ اُمّات المؤمنینؓ آپ کی بیماری کو دیکھتے ہوئے ایک جگہ آرام و سکون کرنے کی غرض سے آپ کی منشاء کے مطابق اپنی باری سے دستبردار ہو گئیں اور آپ کو حضرت عائشہ کے ہاں رہنے کی اجازت دے دی۔

۷۔ مقتدرِ اعلیٰ سے خصوصی ملاقات کا اہتمام

کامیابی و کامرانی کے حصول کے لیے راتوں کو محنت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ کسی منزل تک پہنچنے کے لیے راتوں کی سواری پر سوار ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔ راتوں کی قدر پہچانے بغیر بڑے مقاصد کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔ شب بیداری سے ہی غور و فکر اور تدبیر کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کی دعوت دینے کے لیے جس قدر تحدیثات کا سامنا ہوتا

ہے ان کا مقابلہ کرنے کے لیے جس ٹھوس جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے خدائے عزوجل سے خصوصی تعلق اور ربط ہی یہ حوصلہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے آغازِ اسلام میں ہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو سورۃ المزمل میں یہ پیغام دیا گیا کہ رات کی تنہائی میں مقتدرِ اعلیٰ سے خصوصی ملاقات کا اہتمام فرمائیں۔ اس لیے آپ ﷺ کا سوہ بھی یہی رہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ، فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَدَانَ الْمَوْذُنُ وَتَبَّ، فَإِنْ كَانَ يَوْمَ حَاجَةٍ، اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ“ (۶۱)

”آپ ﷺ اول شب سو کر گزارتے اور آخر شب نماز تہجد ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر پر نحو استراحت ہو جاتے۔ پھر مؤذن کے آذان دیتے ہی اٹھ کھڑے ہو جاتے۔ اگر غسل کی حاجت ہوتی تو کر لیتے ورنہ وضو فرما کر مسجد تشریف لے جاتے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار تکبیر، دس بار تحمید، دس بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“، دس بار ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“، دس بار استغفار اور دس بار تھلیل پڑھتے۔ پھر دس بار دنیا و قیامت کی سختیوں سے پناہ طلب کرنے کے لیے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَبْحِ الدُّنْيَا، وَضَبْحِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ پڑھتے، پھر نماز شروع فرمادیتے۔ (۶۲)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ آپ ﷺ کی رات کی نماز کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے ہاں قیام کیا۔ وہ بستر کے عرض لیٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اور ان کی اہلیہ محترمہ لمبائی کے رخ لیٹ کر سو گئے۔ نصف شب یا اس سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے۔ نیند کا خمار منہ سے اتارا۔ پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر ایک طرف لٹکی ہوئی مشک سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (بارہ رکعات) پھر وتر پڑھا۔ پھر آپ لیٹ گئے۔ پھر جب مؤذن نے نماز کے لیے بلایا تو آپ اٹھے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ (۶۳)

رات کی نماز کی طوالت کا احوال حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں سوچا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے لیکن آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دو گانہ میں پوری سورت پڑیں گے۔ پھر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کر دی اور مکمل پڑھی۔ پھر آل عمران شروع کر دی اور اس کی قراءت کی اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ جب آپ تسبیح والی آیت پڑھتے تو اللہ کی حمد کرتے، جب سوال کی آیت پر گزرتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گزرتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا جس میں کہتے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ اور آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ نے کہا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پھر رکوع جتنا طویل کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور کہا ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب طویل تھا۔ (۶۴) صحیح ابن خزیمہ کی روایت میں سورۃ آل عمران کا ذکر نہیں ہے۔ (۶۵) ممکن ہے کہ اس عدم ذکر کی وجہ یہ ہو کہ سورۃ آل عمران دوسری رکعت میں پڑھی ہو۔ قیام اللیل اس شان شوکت سے ہوتا کہ پاؤں اور پنڈلیاں سوچ جاتیں۔ جب آپ سے قیام اللیل میں طوالت کی حکمت دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا ”أَفَلَا أَشْكُونَ عِبَادًا شَكُورًا“ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ (۶۶) ایک رات آپ اپنی امت کی بخشش کا سوال لے کر

کھڑے ہو گئے جس کا تذکرہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرِدُّهَا وَالْآيَةُ: إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ (۶۷)

نبی کریم نے رات قیام فرمایا اور ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے کہ اے اللہ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بے شک تو ہی غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ آپ کے رکوع کی طوالت سورۃ البقرہ کی تلاوت کے قریب قریب تھی جس میں آپ یہ کلمات پڑھ رہے تھے:

”سُبْحَانَ ذِي الْجَبُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ (۶۸)

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ایک وتر سمیت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے اور اس میں پچاس آیات تلاوت کرنے کے برابر سجدہ فرماتے۔ (۶۹)

آپ ﷺ رات کی نماز کے سجدوں میں اکثر یہ مناجات کرتے:

”سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ (۷۰)

”رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَوْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ“ (۷۱)

”اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَمِعَافَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءَ

عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَنْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ“ (۷۲)

رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد کے لیے باقاعدگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رات کی نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے تھے لیکن جب عمر مبارک زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر نماز ادا کر لیا کرتے۔ جب تیس چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قراءت کرتے اور رکوع فرما لیتے۔ (۷۳) نماز تہجد میں اس قدر بیہوشی ہوتی کہ جب آپ ﷺ بیماری یا سستی کی حالت میں ہوتے تو بیٹھ کر ادا کر لیا کرتے تھے۔ (۷۴) اگر کسی مجبوری کی بناء پر نماز تہجد رات کے وقت ادا کرنے سے رہ جاتی تو دن کے اوقات میں بارہ رکعات پڑھتے تھے۔ (۷۵) قیام اللیل میں رسول اکرم ﷺ اس قدر دوام سے کام لیتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بوریا تھا۔ آپ دن کو اس کو بچھاتے اور رات کو اس کی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے۔ لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ لوگوں کے اور آپ کے درمیان بوریا ہوتا تھا۔ (آپ ﷺ رات کی نماز میں جسری قراءت بھی کرتے تھے) آپ نے فرمایا کہ اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں ٹھکتا، تم ہی تھک جاتے ہو۔ بے شک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی اور کبھی نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کی روح قبض کر لی۔ آپ جب بھی کوئی کام اختیار کرتے تو اس پر بیہوشی کرتے۔ (۷۶)

۸۔ رمضان المبارک کے معمولات شب

رمضان المبارک میں آپ ﷺ کے معمولات شب عام راتوں سے مختلف ہوتے تھے۔ آپ راتوں کا زیادہ تر حصہ قیام اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے۔ آپ ﷺ رمضان المبارک کی پہلی رات ہی لوگوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے کہ رمضان کی پہلی رات شیاطین میں سے سرکش جنوں کو جکڑ دیا گیا ہے۔ دوزخ کے دروازے بند اور جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں اور خدائے بزرگ و برتر کا ایک کارندہ آواز لگا رہا ہے:

”يَا بَاغِيَ الْحَبْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّيْرِ أَقْصِرْ“ (۷۷)

کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھو اور اے شر کے چاہنے والے! رُک جاؤ۔“

رمضان المبارک میں آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا ورد کرنے کے لیے حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی ہر رات

تشریف لے آتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْحَبْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ“ (۷۸)

”رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام جب آپ سے

ملتے تو آپ سب سے زیادہ سخاوت کر رہے ہوتے۔ حضرت جبریل ہر رات آپ سے ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا ورد کرتے۔ آپ ﷺ بھلائی کے پھیلاؤ میں چلتی ہو اسے بھی زیادہ سخی تھے۔“

رمضان المبارک کی راتوں میں قیام سے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ (۷۹)

”جس شخص نے رمضان کی راتوں میں ایمان کی حالت میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے قیام کیا، اس کے تمام

سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

آپ ﷺ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتے ہی کمر ہمت کس لیتے۔ رات بھر خود بھی جاگتے اور اہل خانہ کو بھی جگائے رکھتے (۸۰) کیوں کہ اس عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر ہے جس میں عبادت ہزار راتوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ (۸۱) آپ نے لیلۃ القدر کے لیے ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعُفُوَّ فَاعْفُ عَنِّي“ (۸۲) دعا سکھلائی۔

خلاصہ بحث:

لیل و نہار میں سے شب ہی ہے جس میں جبریل امین فرشتوں کے جھرمٹ میں آسمانوں کی بلندیوں سے زمین پر اترتے ہیں۔ لیلۃ القدر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت کے مساوی ہے۔ رات کا ہی ایک پہر ہے جس میں مقتدر اعلیٰ آسمان دنیا پر آکر اپنے بندوں کو خود سے ربط و تعلق کی دعوت دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خدا کے بزرگ و برتر سے ملاقات میں یکسوئی کے حصول کے لیے شب بیداری کا اہتمام فرماتے تھے۔ اوائل اسلام میں دشمنان اسلام کی سازشوں اور تخریب کاریوں سے بچنے کے لیے بیت اللہ میں قیام، بعض صحابہ سے ملاقات، ضروری امور میں مشاورت، بیعت عقبیٰ اولیٰ و ثانیہ اور ہجرت مدینہ جیسے اہم امور رات کی تاریکیوں میں ہی ممکن ہوئے۔ ہجرت مدینہ کے بعد اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہوا۔ طاعون طائفیں اس پہلی اسلامی ریاست کو ملیا میٹ کرنے کے لیے اپنے تمام ذرائع استعمال کر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے اندرونی اور بیرونی محاذ پر مقابلہ اور سرحدوں کے دفاع کے لیے خصوصی حصار قائم فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے مجاہدین کے قافلوں کو بھی رات کی تاریکیوں میں ہی روانہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ قیام رات میں عدل فرماتے۔ راتوں میں دیکھے جانے والے خوابوں کی نہ صرف تعبیر فرماتے بلکہ ان سے متعلق اصولی اور ضروری وضاحت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات شب کے مطالعہ سے کئی ایک اذکار ملتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ خود بھی رات کو پڑھ کر سوتے اور اپنے اصحابؓ کو بھی ان اذکار کو پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے تاکہ شیطانی و سوسوں اور حملوں سے بچا جاسکے۔

حوالہ جات و حواشی

- (۱) مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح، كتاب الأَشْرِبَةِ، باب آدابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا، ج: ۲۰۱۸، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان
- (۲) أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الوَكَالَةِ، باب إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا، ج: ۲۳۱۱، دار طوق النجاة، بيروت، لبنان، ۱۴۲۲ھ
- (۳) أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتاب الأَدَبِ، باب مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ، ج: ۵۰۵۹، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت، لبنان
- (۴) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الدَّعَوَاتِ، باب مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ، ج: ۶۳۱۲
- (۵) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الدَّعَوَاتِ، باب التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ، ج: ۶۳۱۹؛ أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذی، السنن، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ، ج: ۳۴۰۲، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر، ۱۹۷۵ء
- (۶) السنن للترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، ج: ۳۳۹۸
- (۷) الجامع الصحيح للمسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، باب مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخَذِ الْمَضْجَعِ، ج: ۲۷۱۴
- (۸) الجامع الصحيح للمسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، باب مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخَذِ الْمَضْجَعِ، ج: ۲۷۱۳
- (۹) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب فَصَائِلِ الْقُرْآنِ، باب فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ج: ۵۰۰۸
- (۱۰) الجامع الصحيح للمسلم، كتاب الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، باب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ، ج: ۲۷۰۹
- (۱۱) السنن للترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، ج: ۳۴۰۴
- (۱۲) سنن أبي داود، كتاب الأَدَبِ، باب مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ، ج: ۵۰۵۴
- (۱۳) أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند، مُسْنَدُ الْمَدَنِيِّينَ، حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ، ج: ۱۶۵۷۳، مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۱ء، ۱۰۸/۲۷
- (۱۴) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الدَّعَوَاتِ، باب إِذَا نَامَ طَاهِرًا وَقَضَيْهِ، ج: ۶۳۱۱
- (۱۵) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الجِهَادِ وَالتَّيْبَرِ، باب إِذَا فَرَّغُوا بِاللَّيْلِ، ج: ۳۰۴۰؛ الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الجِهَادِ وَالتَّيْبَرِ، باب الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْحَيْلِ، ج: ۲۸۶۲
- (۱۶) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب الجِهَادِ وَالتَّيْبَرِ، باب الحِرَاسَةِ فِي الْعَرْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ج: ۳۰۴۰؛ الجامع الصحيح للمسلم، كتاب فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، باب فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج: ۲۴۱۰
- (۱۷) سليمان بن أحمد بن إِبْرَاهِيمَ الطبراني، الروض الداني المعروف به المعجم الصغير، باب الْبِأَاءِ، وَمَنْ سَمِعَتْ مِنْهُ مَنْ

- النساء، ج: ۱۱۹۳، ۲/۲۹۶، دارعمار، عمان، ۱۹۸۵ء
- (۱۸) مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۳۳۵
- (۱۹) مسند الامام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْتَبِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، ج: ۳۷۱، ۶/۲۴۳
- (۲۰) سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ، أَوْ نَسِيَهَا، ج: ۴۳۵
- (۲۱) سنن أبي داود، كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَرْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، ج: ۲۵۰۱
- (۲۲) ابوبكر محمد اسحق بن خزيمة، صحيح ابن خزيمة، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ ابْتِخَانِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ، ج: ۸۹۹، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان
- (۲۳) الجامع الصحيح للمسلم، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ غَزْوَةِ الْأَخْزَابِ، ج: ۱۴۸۸
- (۲۴) الجامع الصحيح للبخاري، كِتَابُ مَوَاقِيَتِ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ، ج: ۵۶۸
- (۲۵) الجامع الصحيح للبخاري، كِتَابُ الْعِلْمِ، بَابُ السَّمْرِ فِي الْعِلْمِ، ج: ۱۱۶
- (۲۶) الجامع الصحيح للبخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ الْإِمَامِ تَعَرُّضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ج: ۶۳۱۱
- (۲۷) الجامع الصحيح للمسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْحِجْرِ، ج: ۱۴۸۸
- (۲۸) ڈاکٹر علی محمد صلابی، سیرة النبی ﷺ، مترجمین: محمد یونس، محمد ادریس، محمد ندیم شہباز، دار السلام، ۳۶، لاہور، ۲۰۰۱ء
- (۲۹) مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص ۱۹۳-۱۹۵
- (۳۰) مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص ۲۱۰-۲۱۱
- (۳۱) أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، الأدب المفرد، بَابٌ مَنْ نَامَ وَبَيْدِهِ غَمَرٌ، ج: ۱۲۱۹، دار البشائر الإسلامية، بيروت، ۱۹۸۹ء، ص: ۲۷۹
- (۳۲) مسند الامام أحمد بن حنبل، مسند النساء، مُسْنَدُ الصَّديْقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصَّديْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج: ۲۳۹۰۲، ۳۸۹/۲۱
- (۳۳) الجامع الصحيح للمسلم، كِتَابُ الْحَيْضِ، بَابٌ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْتَابِ الْوُضُوءِ لَهُ، ج: ۳۰۷
- (۳۴) أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَتَنَامُ كَهَيئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً، ج: ۵۸۱، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت، لبنان
- (۳۵) أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، المعجم الكبير، عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِجَاحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، ج: ۱۳۶۲۰، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، ۱۲/۳۳۶؛ أبو محمد زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ المنذری، الترغیب والترہیب، کتاب التَّوَابِلِ التَّرْغِيبِ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ فِي النَّوْمِ وَاللَّيْلَةِ، ج: ۸۷۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ھ، ۱/۸۷۹
- (۳۶) أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه، المستدرک على الصحيحين، كِتَابُ الطَّبِّ، ج: ۲۳۹۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۰ء، ۲/۲۵۲
- (37) <http://ilm-e-tib.blogspot.com/2017/03/blog-post.html>
- (۳۸) الجامع الصحيح للبخاري، كِتَابُ الْإِسْتِئْذَانِ، بَابٌ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ، ج: ۶۲۹۳
- (۳۹) ابوعيسى، محمد بن عيسى الترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/۱۸۸

- (۳۰) أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الباشمی، الطبقات الكبرى، ذِکْرُ ضِجَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتِرَاشِهِ، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء، ۱/۲۶۵
- (۳۱) أبو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الأدب المفرد، بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى السَّرِيرِ، ج: ۱۱۶۳، ص: ۳۹۸
- (۳۲) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ، ج: ۶۳۲۰
- (43) <https://dailypakistan.com.pk/12-Apr-2017/559113>
- (۳۳) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشَّقِيقِ الْأَيْمَنِ، ج: ۶۳۱۵
- (۳۵) سنن أبي داود، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ، ج: ۵۰۴۵
- (46) <http://urdunigar.com/2017/10/3427>
- (۳۷) سنن أبي داود، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ الْمِتْوَالِكِ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، ج: ۵۶
- (۳۸) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ، ج: ۷۰۴۷
- (۳۹) الانفال: ۲۳: ۸
- (۵۰) الخ: ۲۷: ۲۸
- (۵۱) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ، ج: ۶۹۸۳
- (۵۲) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ الْمِشْتَرَاتِ، ج: ۶۹۹۰
- (۵۳) سنن ابن ماجه، كِتَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا، بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، ج: ۳۹۰۷
- (۵۴) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا، ج: ۷۰۴۳؛ الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِنَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ، ج: ۶۹۸۶؛ سنن ابن ماجه، كِتَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا، بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ، ج: ۳۹۱۳
- (۵۵) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، ج: ۶۹۹۴
- (۵۶) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ، ج: ۷۰۴۲
- (۵۷) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ، ج: ۷۰۴۳
- (۵۸) النساء: ۳
- (۵۹) سنن أبي داود، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ فِي الْقِسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ، ج: ۲۱۳۲
- (۶۰) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ عَلَى الْبِكْرِ، ج: ۵۲۱۴
- (۶۱) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَخْتِا آخِرَهُ، ج: ۱۱۳۶
- (۶۲) سنن أبي داود، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ، ج: ۵۰۸۵
- (۶۳) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ، ج: ۴۵۷۱
- (۶۴) الجامع للمسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، ج: ۷۷۲
- (۶۵) صحيح ابن خزيمة، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالسُّؤَالَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ، ج: ۵۴۲
- (۶۶) الجامع الصحيح للبخاری، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّيْلِ حَتَّى تَرَمَ قَدَمَاهُ، ج: ۱۱۳۰
- (۶۷) سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، ج: ۱۳۵۰
- (۶۸) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي النسائي، سنن النسائي، كِتَابُ التَّطْبِيقِ، نَوْعٌ آخَرٌ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ،

ج: ۱۰۳۹، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ۱۹۸۶ء

- (۶۹) سنن ابن ماجہ، کتابُ إقامة الصلاة، والسنة فيها، باب ما جاء في كم يُصَلِّي بالليل، ج: ۱۳۵۸
- (۷۰) الجامع الصحيح للمسلم، کتاب الصلاة، باب ما يُقال في الركوع والسجود، ج: ۳۸۵
- (۷۱) سنن النسائي، کتاب التطييق، باب الدعاء في السجود، ج: ۱۰۳۹
- (۷۲) الجامع الصحيح للمسلم، کتاب الصلاة، باب ما يُقال في الركوع والسجود، ج: ۳۸۶
- (۷۳) أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي الأسدي الحميدي، مسند الحميدي، أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج: ۱۹۲، دار السقا، دمشق، ۱۹۹۶ء
- (۷۴) الأدب المفرد، باب قول الرجل: إني كسنان، ج: ۸۰۰، ص: ۲۷۹
- (۷۵) الجامع الصحيح للمسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل، ومن نام عنه أو مرض، ج: ۷۳۶
- (۷۶) سنن النسائي، کتاب القبلة، المصلي يكون بينه وبين الإمام ستره، ج: ۷۲۳
- (۷۷) صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، باب ذكر البتآن أن النبي صلى الله عليه وسلم إنما أراد بقوله: وصعدت الشياطين، ج: ۱۸۸۳
- (۷۸) الجامع الصحيح للبخاري، مقدمة، باب بدء الوحي، ج: ۶
- (۷۹) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ج: ۲۰۰۹
- (۸۰) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب صلاة التراويح، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ج: ۲۰۲۳
- (۸۱) القدر ۳: ۹۷
- (۸۲) السنن للترمذي، أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في عقد التسييح باليد، ج: ۳۵۱۳

